ان توقعات کے بالکل برخلاف اخبارات بتلا رہے ہیں کہ حکومت ایران سلطنت ابن سعود کے ساتھ روابط اتحاد و اتفاق قائم کرنے میں منہمک ہے اور اپنے شیعی بلکہ اسلامی جذبات کو بالکل پس پشت ڈال کر ایسی ہستی سے معاہدہ مودت مرتب کرنے پر تیار ہے جس نے اس کی ملی عزت اور قومی خودداری کو پوری طرح پامال کر دیا ہے اور اولاد رسولؐ کے ساتھ اپنی عداوت دیرینہ کو صاف دکھلا دیا ہے۔

سرفراز میں اس کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور اگر ایرانی اخبارات ترجمانی کے فرض کو ادا کریں جو آج کل خلاف توقع ہے، تو بہت کچھ اہل حل وعقد ایران کے متنبہ ہونے کے لئے کافی ہے۔

اس کے بعد ایران کے اندرونی حالات پر نظر ڈالی جائے تو افسوس کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ مشہد مقدس کی پاک سرزمین پر جو مطاف خلق اور مزار حضرت ثامن الائمہ حضرت امام رضا سلام اللہ علیہ کی وجہ سے تمام شیعیان عالم کا روحانی مرکز ہے اس میں تھیٹر وسنیما کے لئے خاص عمارت کا تیار کیا جانا اور اس مقدس مقام کو ان منافی روایات اسلامیہ کے مظاہر کا مرکز قرار دینا جس طرح ایران کی مذہبی کمزوری کی دلیل ہے اسی طرح اس کی ملی غیرت داری کے بھی بالکل منافی ہے۔

اقوام عالم نے اپنے متبرک مقامات کے احترام محفوظ رکھنے کے لئے اپنے جان و مال کی قربانی تک کرنے میں دریغ نہیں کرتے، یورپ جو اس وقت مادیت و دہریت کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے وہ بھی اپنے مخصوص مقدس مقامات کی عزت کی نگہداشت کرنا اپنا فرض اولیں سمجھتا ہے لیکن ایک شیعی سلطنت میں اس کے مقدس ترین مآثر کے ساتھ اس بے اعتنائی کا مظاہرہ قابل افسوس ہے۔

ایران کے اس طرز عمل کا مقابلہ اگر عراقی حکومت میں شیعی جذبات کے احترام کے ساتھ کرو تو تعجب کی انتہا نہ رہے گی۔

عراق میں مشاہد کے حدود میں فوٹوگراف کی ممانعت ہو جائے اور مشہد مقدس کی پاک سرزمین پر تھیٹر وسنیما کے لئے خاص طور پر عمارت قائم کی جائے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

علی نقی نقوی عفی عنہ

ماخوذ از ماہنامہ الواعظ لکھنؤ جمادی الاول ۱۳۴۸ھ/اکتوبر ۱۹۲۹ء

جام یہ تلخیِ ایام کا پینا اچھا

خطیب انقلاب مولانا حسن ظفر نقوی، اجتہادی، پاکستان

یہ جوسینہ پہ ہے پانی کا سفینہ اچھا
جس میں دریا بھی سمٹ آئے وہ سینہ اچھا

جھوٹے پانی میں نہ ڈھونڈو کوئی سچا موتی
یہ اگل ہی نہیں سکتا ہے نگینہ اچھا

بے ضمیری ہے اگر عیش جہاں کی قیمت
جام یہ تلخیِ ایام کا پینا اچھا

مفت ہاتھ آئے ہوئے جام جہانگیری سے
ایک مزدور کے ماتھے کا پسینہ اچھا

اب یہ سانسیں بھی ہیں خیرات مری بستی میں
ہم کو اس طرح کے جینے سے نہ جینا اچھا

وصل کے بعد جدائی ہے قیامت سے سوا
دور ساحل سے جو ڈوبے وہ سفینہ اچھا

کون آنکھوں سے چرائے گا مرے خوابوں کو
ملک قارون سے یہ مرا خزینہ اچھا

بھوک افلاس سے پتھرائی ہوئی آنکھوں میں
مل ہی جائے گا کوئی مجھ کو نگینہ اچھا

تاج شاہی میں جڑے لعل و جواہر کو نہ دیکھ
مردِ حر کے لئے کب ہے یہ قرینہ اچھا

❁❁❁